السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مقروض کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ فریضہ حج ادا کرے جب کہ اس نے پہلے حج نہ کیا ہو؟ یا کیا ہو اور اب وہ نفل حج کرنا چاہتا ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگرانسان پراس قدر قرض ہوکہ ادا کرنے پر تمام مال ہی ختم ہوجائے تو اس پر حج واجب نہیں ہے کیونکہ حج تو اللہ تعالیٰ نے اس پر واجب قرار دیا ہے جسے اس کی استطاعت ہو، ارشاد باری تعالی ہے:

وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ... سورة آل عمران ۹۷

''اور لوگوں پر اللہ کا حق (یعنی فرض) ہے کہ جو اس گھر تک جانے کا مقدور رکھے، وہ اس کا حج کرے۔''

اور جس پر اس کے سارے مال کے بقدر قرض ہو تو اسے حج کی استطاعت نہیں ہے، لہذا اسے پہلے اپنا قرض ادا کرنا چاہیے اور اگر بعد میں ممکن ہو تو حج کرلے اور اگر قرض کم ہو کہ وہ قرض ادا کرنے کے بعد حج بھی کرسکتا ہو تو وہ پہلے قرض ادا کرے اور پھر حج کرلے، خواہ حج فرض ہو یا نفل۔ لیکن حج اگر فرض ہو تو اسے ادا کرنے میں جلدی کرنی چاہیے اور اگر اس نے فرض حج پہلے ادا کرلیا ہو تو اسے اختیار ہے کہ نفل حج اگر چاہے تو کرے اور اگر نہ چاہے تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب المناسک: ج 2 صفحہ 259

محدث فتویٰ